مولانا معین الدین اجمیری



جانباز حریت مولانا معین الدین اجمیری

قسام ازل نے جو کچھ تحریر کر دیا بھلا ھے کون جو اس میں تبدیلی پیدا کر سکے! اس کا عملی نمونہ مولانا معین الدین صاحب کا گھرانہ ھے جس کی کہانی کچھ اس طرح ھے۔

مولانا معین الدین کے والد ماجد مولانا عبد الرحمن صاحب بلیا کے ایک راجپوت گھر میں پیدا ہوئے۔ لیکن بخت خفتہ جب بیدار ھوا تو اسلام کی دولت نصیب ہوگئی۔ والدہ داناپور بہار کی ایک غیر مسلم خاتون تھیں مگر شوھر کے ساتھ وہ بھی سعادتوں سے بھرہ ور ھونے میں پیچھے نہ رھیں۔ دونوں نے اسلام،کیا قبول کیا گویا کہ مصائب آلام کو دعوت دی ۔ اھل خاندان نے مظالم کی انتہا کردی یھاں تک کہ گھر والوں نے زمین جائیداد سے بھی خالی کر دیا ۔ مگر اسلام کی حلاوت ان کی رگوں میں ایسی راسخ ھوگئی تھی کہ ظلم وستم کے ہر وار کے جواب میں زبان حال سے کہتے رہے---ع

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

والد محترم نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا نام عبدالرحمن منتخب کر لیا تھا اور حا لات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے لگے ۔ جناب عبدالرحمن نے اسلامی تعلیمات کے حصول کے لئے کچھ ایسی جانفشانی اور گھری دلچسپی کا مظاھرہ کیا کہ وہ چند سالوں بعد مولانا عبدالرحمن کے نام سے جانے پہچانے جانے لگے۔

مولانا عبدالرحمن کا دانا پانی انہیں راجپوت کے علاوہ ٹونک میں کھینچ کر لے آیا ،جہاں آپ سکریٹری کے عہدے پر فائز ہوکر اپنی خدمات سے لوگوں کو فیض یاب کرنے لگے۔ پانچ سوروپیہ ماہانہ تنخواہ ملتی تھی ۔ اب ماضی کےتلخ ایام کی صرف یادیں باقی رہ گئیں تھیں ورنہ زندگی بڑی پر سکون اور اطمینان بخش گذر رہی تھی ۔ اسی سر زمین پر ۲۵صفر ۱۲۹۹ھ مطابق ۱۸۸۲ء کو مولانا معین الدین صاحب کی پیدائش ہوئی۔

ابتدائی تعلیم والد صاحب سے حاصل کی بعدہ اپنے وقت کے جید عالم دین اور مشہور و معروف مدرس حضرت سید برکات احمد صاحب بہاری سے مروج علوم و فنون کی تکمیل کر کے سند فراغت سے سر فراز کئے گئے ۔ استاد کامل کی شفقت آمیز توجہ اور نگاہ پر فیض نے انھیں علم و فضل کا جبل شامخ بنا دیا ۔ منطق وفلسفہ اورریاضی میں خاص ملکہ حاصل کیا۔ لاینحل مسائل چشم زدن میں حل فرمادینا آپکا طرہ امتیاز تھا۔

تحریک خلافت کے سلسلے میں مذہبی فتوی کے جرم میں دو سال تک قید وبند کی صعوبتیں اٹھانا پڑیں لیکن ان مصائب کو

آپ نے اس پامردی اور استقلال سے برداشت کیا کہ علی برداران جیسے مضبوط احباب نے قدم چوم لئے ۔ علامہ راجپوتانہ کی مجلس خلافت کو ہمیشہ آپکی صدارت کا فخر حاصل رہا۔

مولانا معین الدین اجمیری کی تلوار انگریزی فوج کے خلاف ہمیشہ میان سے باھر رہا کر تی تھی ۔ جھاں کہیںمعرکہ آرائی کی بھنک لگتی سر بکف میدان کارزار میں پھونچ جاتے اور شمشیر زنی کے جوہر دکھا کر کشتون کے پشتے لگا دیتے۔

مختصر یہ کہ آزادی کی طویل جنگ میں آپکا پر جوش سیاسی کردار ناقابل فراموش رھاھے۔ مگر افسوس کہ ایسے جیالوں کی قربانیوں کے تذکرے سے تاریخ کےصفحات خالی ہیں۔ اس مقام پر پہنچ کر ہم اپنے اسلاف کی بارگاہ میں اس کے علاوہ اور کیا عرض کر سکتے ھیں کہ

مجھے رہزنوں سے غرض نہیں
تیری رہبری کا سوال ھے

۱۰محرم الحرام۱۳۵۹ھ مطابق۱۹۳۸ء کو علم و فضل وکمال کا مہ تاباں نگاہ عالم سے روپوش ھوگیا۔